السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے ایک بھائی بینک میں منیجر کے عہدہ پر فائز ہیں وہ اس ملازمت کو چھوڑنا چاہ رہے ہیں چونکہ ان کا خیال ہے کہ یہ ملازمت غیر شرعی ہے بینک کا زیادہ تر کاروبار سودی کاروبار ہے اگرچہ کچھ کام تجارت لین دین پر معاوضہ لوگوں کی امانتوں کو رکھنا اور بحفاظت واپس کرنا زکوۃ اکٹھا کرنا دیگر گورنمنٹ کے ٹیکس وغیرہ کا اکٹھا کرنا طلبا ضرورت مند لوگوں کو ادھار دینا وظائف اور دیگر سہولتیں دینا وغیرہ کام بھی بینک کرتا ہے۔

(1)-آیا شرعی طور پر اس قسم کے ادارہ میں ایمانداری سے اپنے فرائض بہ احسن طریق ادا کرنے کی صورت میں تنخواہ اور دیگر سہولتیں جائز ہیں؟

(2)-آیا ان امور کی انجام دہی میں اس شخص کا کردار سودی کام کرنے والوں کا کردار ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سودی لین دین کرنے والے بینکوں میں ملازمت کرنا حرام ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَتَعاوَنوا عَلَى البِرِّ وَالتَّقوىٰ ۖ وَلا تَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ وَالعُدوٰنِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَديدُ العِقابِ ... ٢ سورة المائدة

"نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرے رہو! کچھ شک نہیں کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔"

بینک میں ملازمت اختیار کرنا چونکہ برائی اور سرکشی میں دست تعاون بڑھانا ہے اس لیے حرام ہے اور صحیح مسلم حدیث ہے:

(لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل الربوا وموکلہ وکاتبہ وشاہدیہ وقال: «ہم سواء» صحیح مسلم کتاب المساقاة باب لعن آکل الربا وموکلہ.........(4093»

یعنی "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیاج لینے والے اور دینے والے اور لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا: (سب) برابر ہیں یعنی گناہ میں۔

مذکورہ حدیث کی رو سے ربوی (سودی) کاروبار سے متعلق سب لوگ ملعون ہیں لہذا بینک کی ملازمت کو فوراً خیر باد کہہ کر رب کی زمین میں اپنے اور اہل وعیال کے لیے لقمہ حلال کی تلاش میں لگ جانا چاہیے آسمانوں اور زمین کے خزانے اسی کے ہاتھ میں ہے کیڑوں مکوڑوں کو پتھروں میں روزی پہنچانے والا آپ کے لیے بھی روزی کا بندوبست ضرور کرے گا:

وَمَن يَتَوَكَّل عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسبُهُ ... ٣ سورة الطلاق

یاد رہے جملہ عبادات کی قبولیت کا انحصار اکل حلال پر ہے فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: حرام سے نشوونما پانے والے بدن پر رب کی بہشت حرام ہے (1) کہیں ایسا نہ ہو خواب غفلت میں ہی موت آجائے تو پھر احکم الحاکمین کی عدالت عالیہ میں سوائے شرمندگی اور ندامت کے کوئی جواب نہ بن پائے۔ عقلمندی یہ ہے کہ آنے والے وقت سے پہلے اسی دنیا فانی میں اپنے آپ کا محاسبہ کرلیا جائے تاکہ آنے والی گھڑی میں سدا باغ وبہار کے وارث بن سکیں۔

(قال اللہ تعالیٰ: اعددت لعبادي الصالحين مالا عين رات ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر» (2»

1۔ الاول: اسنادہ ضعیف قالہ الاستاذ ارشاد الحق اثري حفظہ اللہ تعالیٰ ابو یعلی بتحقیق الاثري (١) (٨٥) (٧٨`٧٩) ومختصر زوائد مسند البزار لابن حجر (٢/٥١٤) وقال ابن حجر: فیہ عبد الواحد ''ضعیف جدا'' الثانی معناہ صحیح ثابت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انظر: بہذا اللفظ «لا یدخل الجنة لحم نبت من سحت النار اولی بہ» احمد (٣/٣٢١) وقال حمزة: اسنادہ صحیح عبد الرزاق (١١/٣٤٦) (٢-٧١٩) ابن حبان (٥/٩) (١٧٢٣) الاحسان الدارمی (٢٨١٨) بتحقیق حسین سلیم وقال: ''نوي'' وقال شعیب ارناووط ''صحیح'' والطبرانی فی الاوسط (٢٧٥١-٤٤٧٧) عن کعب و (٦٦٧١) عن حزیفة والمشکاة (٢٧٧٢) عن جابر.)

2۔ صحیح مسلم کتاب الجنة باب صفة الجنة (٧١٣٢)

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص554

محدث فتویٰ